69781 ـ كيا سوموار اور جمعرات كا روزه ركهنا افضل ہے يا ہرماه ميں تين ايام كے روزے ركهنا؟

سوال

ہر ماہ تین روزے رکھنا افضل ہیں یا کہ سواموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا افضل ہیں، اور ان روزوں کے متعلق آنے والی احادیث کونسی ہیں ؟
اور ہر ماہ کے تین یوم کونسے ہیں، کیا یہ ہر ماہ کی 13, 14، اور 15 تاریخ ہے، اور حدیث کیا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

جب ہم سوموار اور جمعرات اور ہر ماہ کے تین روزوں میں فضیلت کا موازنہ کرنا چاہیں، تو ہمیں سوموار اور جمعرات کا روزہ ہر ماہ کے تین روزوں سے افضل ملے گا؛ کیونکہ سوموار اور جمعرات کا روزہ ہر ہفتہ میں ہے، اس کا معنی یہ ہوا کہ ہر ماہ اس نے آٹھ روزے رکھے، تو اس طرح اس نے دونوں فضیلتوں کو جمع کر لیا، یعنی سوموار اور جمعرات اور مہینہ کے تین روزوں کی فضیلت بھی.

اور ہر ماہ میں تین روزے رکھنے صحیح ہیں چاہے وہ مہینہ کی ابتدا میں رکھ لیے جائیں یا پھر درمیان یا مہینہ کے آخر میں رکھے جائیں، چاہے وہ ایك ایك کر کے رکھے یا اکٹھے تین رکھ لے، لیکن افضل یہ ہے کہ وہ ایام بیض جو کہ چاند کی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ ہوتی ہے، کے روزے رکھے.

ذیل میں ہم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا کی ترغیب والی احادیث ذکر کرتے ہیں:

ا ـ ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

" اس دن میں میری پیدائش ہوئی، اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1162).

ب ـ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا تلاش کرتے تھے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (745) سنن نسائی حدیث نمبر (2361) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1739) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب (1044) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ج ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سوموار اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں، لہذا میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال ہوں تو میں روزے کی حالت میں ہوں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (747) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1041) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

اب ذیل میں ہر ماہ تین روزے رکھنے کی ترغیب والی احادیث پیش کی جاتی ہیں:

ا ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی، کہ موت تك ان پر عمل کرتا رہوں، ہر ماہ تین روزے رکھنا، چاشت کی نماز ادا کرنا، اور وتر ادا کرکے سونا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1124) صحیح مسلم حدیث نمبر (721).

ب ۔ معاذۃ عدویہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ تعالی سے دریافت کیا: کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے؟

تو انہوں نے جواب دیا جی ہاں، تو میں نے انہیں کہا: وہ مہینہ کے کونسے دنوں میں یہ روزے رکھا کرتے تھے ؟

تو انہوں نے جواب دیا: انہیں کوئی پرواہ نہیں مہینہ کے کسی بھی دنوں میں رکھ لیا کرتے تھے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1160).

ج ۔ جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہر ماہ تین روزے رکھنا سارے زمانے کے روزے ہیں، اور ایام بیض تیرہ چودہ اور پندرہ کا دن ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (2420) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب (1040) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

د ۔ ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

" جب مہینہ میں کوئی روزہ رکھنا چاہو تو تیرہ چودہ اور پندرہ کا روزہ رکھو"

سنن ترمذی حدیث نمبر (761) سنن نسائی حدیث نمبر (2424) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترغیب (1038) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لہذا تین روزے رکھنے کے حکم میں وسعت ہے، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں بیان ہوا ہے، اور مہینہ میں روزہ رکھنے کے افضل ترین دین تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ جسے ایام بیض کہا جاتا ہے کہ روزے رکھنا ہیں، جیسا کہ دوسری صحیح احادیث میں آیا ہے.

شیخ محمد نب صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

کیا ہر ماہ کے تین روزے صرف ایام بیض میں رکھنا ضروری ہیں ؟ یا کہ مہینہ کے کسی بھی دنوں میں رکھے جا سکتے ہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" انسان کے لیے مہینہ کی ابتدا یا وسط یا آخر میں ایك ایك یا اکٹھے تین روزے رکھنے جائز ہیں، لیکن افضل یہ ہے کہ ایام بیض تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو رکھے جائیں.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھتے تھے اور انہیں یہ پرواہ نہیں تھی کہ مہینہ کی ابتدا میں روزے رکھیں یا آخر میں " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (20) سوال نمبر (376).

واللہ اعلم .